



سوال

(64) خودکشی کر کے مرجانے والے شخص کا جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مقتدیان شرع متین کہ خودکشی کر کے مرجانے والے شخص کا جنازہ از روئے شریعت پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خودکشی کرنے والے کے جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز اور امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے، اس نے معصیت کا ارتکاب کیا ہے، اور ایسے شخص پر آنحضرت ﷺ نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے، ((عن جابر بن سمرہ قال أتى النبي برجل قتل برحاً فضلم يضلني عليه)) "یعنی آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا، جس نے جسم میں تیر مار کر خودکشی کر لی تھی، آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔" اس کے برعکس امام حسن بصری رحمہ اللہ امام نخعی رحمہ اللہ، امام قتادہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور جنہوں علماء کا مذہب یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھنی چاہیے، اور اس کو جنازہ کے بغیر دفن نہیں کرنا چاہیے، ان علماء کے نزدیک خودکشی کرنے والے پر آنحضرت ﷺ کا جنازہ نہ پڑھنا، زجر اوتنبیہ پر محمول ہے تاکہ لوگ اس قسم کے فعل کا ارتکاب نہ کریں ورنہ صحابہ نے اس کا جنازہ پڑھا تھا، (نومی شرح مسلم) امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار میں لکھتے ہیں۔

((أجابوا عن حديث جابر بأن النبي إنما لم يصلو عليه بنفسه زجر للناس وصَلَّتْ عَلَيْهِ الصَّاحِبَةُ وَوَلَدِيهِه نَاعِنْدَ النَّسَائِي بِمُفْظَا تَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ)) (ج ۳ ص ۴۱)

"یعنی علماء نے جابر کی مذکورہ بالا حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زجر و توبیخ کے لیے اس کا جنازہ نہیں پڑھا ورنہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا تھا، چنانچہ نسائی شریف کے ان الفاظ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔"

صاحب سبل السلام لکھتے ہیں کہ آپ نے صحابہ کو اس کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا عام احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی کرنے والے اور اسی قسم کے دیگر فساق فجور کا جنازہ پڑھنا چاہیے اور بغیر جنازہ کے دفن نہیں کرنا چاہیے۔ البوداؤد میں ہے۔

((عن أبي هريرة قال قال رسول الله الصلوة واجبة على كل مسلم بركان أو فاجر أو إن عمل النجباء))

"یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان نیک یا بد پر نماز جنازہ واجب ہے، خواہ وہ زندگی میں کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کرتا رہا ہو۔" (مشکوٰۃ نمبر ۱)



عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

((صَلُّوا عَلَيَّ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) (رواہ الدارقطنی)

”یعنی ہر مسلمان کا جنازہ پڑھو۔“

((وانظر التفصیل فی النیل باب امامۃ الفاسق من ابواب الصلوۃ)) (مشکوٰۃ شریف)

”ہاں تنبیہ اور عبرت کے لیے، اہل علم اور مقتداء حضرات نماز جنازہ نہ پڑھائیں۔“

عام لوگ پڑھ لیں، بغیر جنازہ کے دفن نہ کریں اور یہی مسلک صحیح ہے۔

(حافظ محمد اسحاق صحاب صدر مدرس تقویۃ الاسلام) (الاعتصام، جلد نمبر ۱۹، شمارہ نمبر ۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 135

محدث فتویٰ